پر رضاخانیوں کے اعتراضات
اور ان کے مدلل جوابات

ناشر: اہلحق میڈیا سروس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

پر اعتراضات اور ان کے مدلل جوابات

اعتراض: کنجر دیوبندی مولویوں کا ناچ گانا

(کبھی کبھی قوالی ہوتی تھی جس میں اختر علی خان گھڑا بجاتے، صوفی اقبال تالی بجا کر تان دیتے، سید عطاء اللہ شاہ بخاری غزل گاتے،)

جواب: قارئین کرام اس کتاب میں ایک واقعہ پر اعتراض کیا گیا ہے حالانکہ اس میں تصریح ہے کہ صوم و صلوٰۃ تعلیم و تعلم کے بعد کبھی کبھی بطور لطف و تفریح رات کو ہم مجلس میں بیٹھ کر قوالی اور کوئی غزل پڑھ لیا کرتے تھے۔ یہ علمائے دیوبند کی زندہ دلی ہے کہ آج کے دور میں لوگ جیل کا نام سن کر کانپ جاتے ہیں مگر سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کال کوٹھریوں کی سختیوں میں بھی اس قدر خوش و خرم ہیں گویا اپنے گھر میں ہوں۔ بریلوی سیاسی طور پر یتیم ہیں ساری زندگی حکومت وقت کی جوتیاں چاٹتے گزار دی لوگوں کی لعنت ملامت کے خوف سے عبدالستار نیازی تحریک ختم نبوت میں شامل تو ہوا مگر گرفتاری کے خوف سے داڑھی منڈوا دی معاذ اللہ۔ بھلا یہ لوگ عشق کی راہوں کے قانون کیا جانیں۔ تاریخ علمائے دیوبند کی سیاسی جدوجہد سے پر ہے۔ ان بدبختوں نے علمائے اہلسنت کے کارناموں پر پردہ ڈالنے کیلئے عوام کو ان سے متنفر کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ان کی ذات پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب سید عطاء اللہ شاہ بخاری سوانح و افکار میں ان کی جیل کے ایام کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ کبھی کبھی رات کو تفریح کی خاطر ہم لوگ مجلس لگا کر قوالی وغیرہ گا لیا کرتے تھے بریلوی معترض نے اپنے خبث باطن کی وجہ سے اس پر "کنجر دیوبندی مولویوں کا ناچ گانا" کا بدبودار عنوان لگا کر اپنے خبث باطن کا اظہار کیا ہے۔ (یاد رہے کہ اس واقعہ میں دیوبندی عالم صرف ایک ہیں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ)۔

لیکن ہمارا سوال ہے اسد علی صاحب سے کہ آج آپ کو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کنجر نظر آرہے ہیں معاذ اللہ مگر یہ وہی شاہ صاحب ہیں جن کیلئے آپ کے پیر مہر علی شاہ صاحب مرحوم نے حسن تقریر کی دعا کی تھی ﴿حاشیہ مہر منیر ص ۲۹۲﴾ کہیں یہ اسی دعا کا نتیجہ تو نہیں ۔۔۔۔۔؟؟؟

ارے ذرا رکئے یہ وہی سید عطاء اللہ شاہ بخاری ہی تو ہیں جن کے بارے میں شباب القادری لکھتا ہے کہ

ختم نبوت کے سرخیل مولانا ظفر علی خان، سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور علامہ اقبال تھے۔ ہر سہ کو حضرت پیر مہر علیشاہ صاحبؒ سے بالواسطہ وبلاواسطہ فیض پہنچتا تھا۔ ﴿تاجدار کولڑہ، ص ۱۱۳، ۱۱۴، مصدقہ عبدالحکیم شرف قادری﴾

کہیں یہ پیر صاحب مرحوم کے اسی فیض کا نتیجہ تو نہیں جسے آپ کنجرپن سے تعبیر کر رہے ہیں۔۔ کچھ تو جواب دیجئے۔۔ **مالکم لاتنطقون** ۔

پھر یہ واقعہ علمائے دیوبند کے اکابرین سے منقول نہیں بلکہ حضرت شورش کاشمیری صاحب رحمۃ اللہ علیہ بطور حکایت اسکو بیان فرما رہے ہیں اور اس قسم کی حکایتوں کے متعلق مولوی نصیر الدین سیالوی لکھتا ہے کہ بزرگوں کی طرف منسوب اکثر باتیں غلط ہوتی ہیں۔۔ بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ حدیث کے تمام راوی ثقہ ہو پھر بھی حدیث موضوع ہوسکتی ہے۔ (ملاحظہ ہو عبارت اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ص ۳۹۱، ۳۹۲)

لہٰذا عین ممکن ہے کی اس واقعہ کے راوی یعنی شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ باوجود ثقہ ہونے کے یہ واقعہ غلط بھی ہوسکتا ہے۔۔ پس جب غلطی کا احتمال ہے تو احمد رضا خان کے اصول کے تحت **اذا جاء الا حتمال بطل الا ستدلال** (الامن والعلی) جب کسی چیز میں احتمال آجائے تو اس سے استدلال باطل ہوجاتا ہے۔

آپ کا اس واقعہ سے استدلال کرنا باطل ہوا۔

اسد علی صاحب ہم آپ کو آپ گھر کی سیر کرواتے ہیں اور ہم آپ کو دکھاتے ہیں کہ اصل **''کنجر''** کون ہے۔۔ بس صبر وتحمل سے ملاحظہ فرماتے جائیں۔

مفتی احمد یار گجراتی کا فتوی قوالی اور ناچ گانا قرآن وحدیث سے ثابت ہے

اس کی اصل (قوالی کی) وہ حدیث ہے جو مشکوۃ کتاب المناقب باب مناقب عمر میں ہے کہ حضور ﷺ کے سامنے ایک لونڈی دف بجاری تھی صدیق اکبر آئے تو بجاتی رہی عثمان غنی آئے تو بجاتی رہی مگر جب فاروق اعظم آئے رضی اللہ عنہم اجمعین تو دف کو اپنے نیچے ڈال کر بیٹھ گئی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عمرؓ تم سے شیطان خوف کرتا ہے۔

﴿جاء الحق ص ۳۳۴﴾

آپ کے حکیم الامت سے سوال ہوا کہ '' قوالی وغیرہ میں وجد ورقص کیوں کرتے ہیں جسم کیوں بلاتے ہیں ۔اب ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ کہتے کہ یہ سب بکواس ہے بقول آپ کے کنجرپن ہے مگران پر تو شیطان ایسا حاوی ہوا کہ بقول آپ کے اس کنجرپن کو قرآن وحدیث سے ثابت کرنے بیٹھ گئے اور انبیاء کی سنت بتانے لگ گئے ملاحظ ہو

جواب:

پیارے کا ذکر وجد وشوق سے سننا چاہئے حضور ﷺ قرآن پاک کی تلاوت میں ایسی جنبش فرمایا کرتے تھے جیسے نسیم سحری سے نرم شاخیں تلاوت کرنے والا ذکر محبوب سننے والا گویا اسلام کے چمن کا درخت ہے اور ذکر پاک مصطفی ﷺ گویا رحمت کی ٹھنڈی ہوا صحیح طریق سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے قصیدہ بردہ کے بعض اشعار پر جنبش فرمائی انھیں اشعار مائلہ کہتے ہیں اب بھی حکم ہے کہ اس قصیدے کے وہ اشعار مل کر پڑھنا چاہئے سارا قرآن وجد کی سی حالت پیدا کر کے ہل کر پڑھنا چاہئے رب فرماتا ہے منہ جنود الذین یخشون ربھم ہمارے کلام سے خائفین کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور رسول کے ذکر پر جانوروں پتھروں بلکہ لکڑیوں کو وجد ہوا ہے۔ جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے موسی علیہ السلام تو دیدار یار کے وجد میں بیہوش ہوکر گر پڑے پہاڑ پھٹ گیا۔۔۔

﴿رسائل نعیمیہ ص ۳۷۵﴾۔

(اہل علم حضرات غور فرمائیں کہ سائل نے سوال کیا کیا۔۔اور بریلویوں کے حکیم الامت صاحب **'' وجد ''** کی حالت میں جواب کیا دے رہے ہیں سوال گندم جواب چنا کی اس سے بہتر کوئی مثال نہیں ہوسکتی آخر حکیم الامت جو

ہوئے۔)

آج آپ لوگ حضرت شاہ صاحب کی غزل اور قوالی کو "کنجرپن" سے تعبیر کر رہے ہیں۔۔کیا آپ لوگوں نے اپنے گھر کی خبر لی۔۔افسوس آپ کے بڑوں پر تو خدا کی ایسی پھٹکار ہے کہ انھوں نے انبیاء علیہم السلام کی پاک ذات کو بھی نہیں بخشا اور ان کے لئے بھی رقص ناچ گانا ثابت کیا ملاحظہ ہو۔

حضرت داؤد علیہ السلام رقص کیا کرتے تھے (معاذ اللہ)

عبدالواحد بلگرامی کی کتاب سبع سنابل کے کئی حوالے مولوی احمد رضا خان نے اپنی کتابوں میں دئے ان کی اس کتاب کا ترجمہ احمد رضا خان کے پیر مرشد گھرانے کے ایک فرد مفتی خلیل خان برکاتی نے کیا ہے اس کی ایک عبارت ملاحظہ ہو:

مروی ہے کہ داؤد علیہ السلام بحالت رقص تابوت سکینہ کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ کی زوجہ نے عرض کیا کہ آپ رقص کرتے ہیں حالانکہ آپ نبی ہیں ارشاد فرمایا کیا تو میرے دل کی محویت اور عالم بیخودی پر یہ حکم لگاتی ہے جا میں نے تجھے طلاق دی۔ ﴿سبع سنابل مترجم ۳۶۱﴾

غور فرمائیں اسد علی صاحب آپ کی طرح حضرت داؤد علیہ السلام کی زوجہ نے بھی کہا کہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد یہ آپ کیا کر رہے ہیں معاذ اللہ یہ تو کنجر پن ہے۔۔۔مگر داؤد علیہ السلام کا جواب بھی آپ نے سن لیا اب تو آپ کو اپنے ہی ایمان کے لالے پڑ گئے ہیں۔۔

حضرت امی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا حضور ﷺ کے ساتھ مسجد نبوی میں گانا سنا کرتی تھیں (معاذ اللہ)

☆ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حبشی لوگ مسجد نبوی میں گا رہے تھے دف بجا رہے تھے ناچ رہے تھے آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اوپر اٹھا کر یہ تماشا دکھایا اس حدیث کی رو سے بھی مسجد میں گانا باجا بجانا اور ناچنا جائز ہوا (یعنی رقص کرنا)۔۔استغفر اللہ۔۔۔ ﴿مقابیس المجالس ص ۱۴۱﴾

☆ سنن ابن ماجہ میں بھی معوذ بنت ربیع کی روایت سے مذکور ہے آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے

اور میرے ہاں دولڑکیاں گا رہی تھیں۔۔۔خواجہ شمس العارفین نے فرمایا امام غزالی نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ ایک دن حبشی مسجد میں گا رہے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ اپنی ذقن رسول خدا کے کندھے مبدرک پر رکھ کر وہ آواز سن رہی تھیں۔ ﴿مرآت العاشقین، ص ۲۴۳﴾

کہئے جناب آپ شاہ صاحب اوران کے رفقاء پر اعتراض کر رہے ہیں کہ انھوں نے قوالی اور غزل پڑھی یہ کنجر پن ہے ناچ گانا ہے معاذ اللہ مگر یہاں آپ کے اکابرین تو اس کو قرآن وحدیث سے ثابت کر رہے ہیں بلکہ معاذ اللہ حضورﷺ اور انبیاء کی سنت بتا رہے ہیں اور فتوی دے رہے ہیں کہ مسجد میں گانا باجا رقص وسرور سب جائز ہے۔۔۔ بریلویوں خدا کے عذاب سے ڈرو کیا موت کو بھول گئے ایک دن مرنا نہیں۔۔۔؟؟؟ تمہارے گستاخ قلموں سے نہ تو اللہ کی ذات محفوظ رہی نہ انبیاء کی عصمت بچی۔۔۔کچھ تو خدا کا خوف کرو کیا اسلام اسی کیلئے آیا ہے کہ لوگوں کی مسجدوں میں ناچ گانے کی تعلیم دی جائے۔۔۔۔افسوس کہ تم پر اللہ کی پھٹکار ایسی پڑی ہے کہ ابلیس تمہارے دل ودماغ میں رچ بس گیا ہے اور تمہارے قلم وخیالات وافکار ان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم کا مصداق بن چکے ہیں۔۔

لطیفہ : بریلوی صاحب نے سید صاحب اور دیوبندیوں کیلئے کنجر کا لفظ استعمال کیا ہے۔۔۔۔ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ یہ لفظ کس کیلئے استعمال ہوا ہے شمس الدین سیالوی صاحب کے ملفوظات ص ۲۴۵ میں ہے کہ ان کے ایک مرید حسین کنجال ان سے ملنے گئے اور اپنا تعارف کروایا تو سیالوی صاحب نے اسے حسین کنجر کہا۔۔۔اب بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ پیر مرید کی ایک ایک بات ایک ایک عادت وخصلت سے واقف ہوتا ہے اس لئے یقیناً ان صاحب میں اس لفظ کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوگی جو انہیں اس لفظ سے تعبیر کیا اسد علی علوی صاحب بھی اسی حسین کنجر کے خاندان سے معلوم ہوتے ہیں اسی لئے المرء یقیس علی نفسہ کے اصول کے تحت انہیں دوسرے بھی کنجر نظر آتے ہیں۔

ان تمام حوالوں کے بعد بریلوی حضرات کو اس بات کا یقین کامل تو ہو ہی گیا ہوگا کہ اس ’’ **کنجر پن** ‘‘

کے مورث اعلیٰ تو خود ان کے خاندان اور گھر کے افراد نکلے۔۔لیکن ہو سکتا ہے کہ کوئی معترض یہ اعتراض کرلے واقعہ میں گھڑا بجنے کا بھی ذکر آیا ہے تو اس کا ثبوت بھی پڑھ لیجئے۔

عامۃ المسلمین کے گانے اور سرود شادی، میلہ عید یا ایسی دیگر تقریبات پر بجائے جائیں وہ تفریح مباح کا حکم رکھتے ہیں ﴿مہر منیر ص ۱۵۵﴾

مفتی خلیل خان سبع سنابل کے ترجمہ میں حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ

حضرت سلطان المشائخ کی مجلس میں گانا اور قوالی بکثرت ہوا کرتا تھے۔ (سبع سنابل ص ۱۴۶)

حضرت سلطان المشائخ کے یہاں مجلس سرود و سماع ہوتی ہے اس روز حضرت خضر علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور لوگوں کے جوتوں کی نگہبانی فرماتے ہیں (سبع سنابل ص ۱۴۷) معاذ اللہ۔۔استغفر اللہ۔۔نقل کفر کفر نہ باشد

منقول ہے کہ حضرت سلطان المشائخ کو پوربی پردہ (ایک قسم کا گانا) بہت پسند تھا ایک مرتبہ بعض حاضرین نے دریافت کیا کہ حضرت مخدوم پوربی پردہ بہت سنتے ہیں اور یہ آپ کو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے فرمایا ہاں صحیح ہے ہم نے ندائے الست بربکم اسی پردہ میں سنی تھی (سبع سنابل ص ۱۵۰) معاذ اللہ۔۔

اور تو اور یہاں تک لکھا ہے ص ۱۵۱ پر کہ جب حضرت سلطان المشائخ کا جنازہ اٹھا تو بجائے اللہ اللہ کرنے کے وہاں پر بھی قوالیاں ناچ گانے شروع کردئے گئے۔۔۔کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ کسی ولی کا جنازہ نہیں بلکہ معاذ اللہ کسی بھانڈ اور گوئے کی بارات جارہی ہے۔

شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے میرید اور خلیفہ قاضی حمید الدین کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

قاضی حمید الدین نے سات غلام، خوش الحان، بازار سے خریدے انہیں اپنی غزلیں یاد کرائیں اور وہ سب غلام ان غزلوں کو دلکش و بلند آواز سے پڑھنے لگے۔ ﴿سبع سنابل، ص ۲۴۰﴾

اسی قاضی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ بغداد میں اپنے ایک جاننے والے کے حجرے میں گئے اور پوچھا حجرے میں کیا ہے جواب دیا بانسری بجانے والا میرا ایک دوست ہے جس کا یہی پیشہ ہے قتل کے خوف سے ہم

نے اسی حجرے میں اسے بند کر رکھا ہے۔ قاضی حمید الدین بہت خوش ہوئے اور کہا اے بھائی میں تو سماع کا شیدائی ہوں اس نئے نواز کو حجرے سے نکالو اور کہو کہ بانسری بجائے۔ ﴿سبع سنابل ۱۴۴﴾

بریلوی تو ان چیزوں کو کنجر پن سے تعبیر کر رہے ہیں لیکن یہ علم نہیں رکھتے کہ ان کے اکابرین کی کتابیں تو اس "**کنجر پن**" کی انسائیکلوپیڈیا بن کر نکل آئیں گی۔۔۔ان حوالوں کے بعد آپ کی یہ پریشانی بھی دور ہو گئی ہو گی کہ اکثر قوال بھانڈ گوئے کنجر مراسی ڈھولکی بریلوی مسلک اور مزاروں کے شیدائی کیوں ہوتے ہیں۔

اب ہم آخر میں بریلوی حضرات سے صرف اتنی درخواست کریں گے کی وہ اپنے اعتراض سے رجوع نہ کریں بلکہ جو جو القابات انھوں نے علمائے اہلسنت دیوبند کیلئے استعمال کئے ہیں وہی ان ہستیوں کے ساتھ بھی لگا دیں تا کہ سب لوگوں کو آپ کی دیانت انصاف واصول پسندی کا تجربہ ہو جائے دیکھئے آئیں بائیں شائیں نہ کیجئے گا ۔۔۔یہاں ایسے لوگ بھی اس کو پڑھ رہے ہونگے جو نہ بریلوی ہیں نہ سنی وہ آپ کی اس منافقانہ روش کے بارے میں کیا سوچیں گے اس لئے ڈریئے مت ہمت کیجئے اور لگایئے ان پر فتوی اور شامل کیجئے ان کو اسی کیٹگری میں جس میں آپ نے علمائے دیوبند کو شمار کیا۔۔۔جواب کا منتظر۔

پڑا کبھی دل جلوں کو فلک سے کام نہیں
جلا کر خاک نہ کردوں تو دیوبندی نام نہیں

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ اور رضا خانیت

(کچھ عرصہ قبل حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ ایک نہایت بے ہودہ اعتراض اہل بدعت آل رضا (رضا خانیوں) کی طرف سے لگایا گیا تھا۔ راقم الحروف کو اللہ پاک نے اس سلسلہ میں جواب لکھنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ کافی عرصہ بعد یوٹیوب پر کام کرنے والے ساتھیوں نے بتایا کہ آپ کے اس جواب کا جواب الجواب رضا خانیوں نے ایک

ویڈیو کی صورت میں دیا ہے۔فقیر نے جب ویڈیو دیکھی تو معلوم ہوا کہ جواب خلیل رانا المعروف سعیدی (Saeedi) کی طرف سے دیا گیا ہے۔جس میں اپنی عادت سے مجبور ہو کر ہمیشہ کی طرف قطع و برید، دجل و فریب کا مظاہرہ کیا ہے۔اسی وقت جواب لکھنے کا ارادہ کیا مگر گونا گوں مصروفیات کی وجہ سے جواب لکھنے میں تاخیر ہوتی گئی جواب لکھنے کے دوران ایک اور ویڈیو میں نظر سے گزری جس میں اسی حوالے کو کچھ نئے اعتراض لگا کر پیش کیا گیا اس جواب میں ان اعتراضات کو بھی شامل کر لیا گیا ہے)

شہنشاہ خطابت، فخر اہلسنت ، اسیر ناموس رسالت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اسلامی تاریخ میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ جہاں پر بھی ختم نبوت کی تاریخ کو کھنگالا جائے گا آپ کا نام جگمگاتا نظر آئے گا۔

دنیائے سنیت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی خدماتِ جلیلہ کا احسان کبھی نہیں اتار سکتی۔اپنے تو اپنے غیر بھی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کے معترف ہیں۔

اسلام میں جتنی بڑی شخصیات موجود رہی ہیں ان کے مخالفین بھی موجود رہے ہیں۔قادیانیت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی خطابت سے ڈرتی تھی اوران کی دشمن تھی۔ مرزائی شاہ صاحبؒ کے سخت کے دشمن تھے۔

انگریز شاہ صاحبؒ کے سائے سے بھی خائف تھا۔شاہ صاحب انگریز کے دشمنوں میں سرفہرست تھے۔

قادیانیت اور انگریز کے خوشہ چین رضا خانی بھی امیر شریعت کی مقبولیت عام اور خدمات اسلام کے معترف ہونے کے باوجود مخالف اور دشمن ہیں۔ بہتانات اور الزامات لگانا رضا خانیوں کا شیوہ ہے ہم اس مضمون میں انہی بہتانات کی داستان کو طشت از بام کریں گے۔

۱۔امیر شریعت پر ایک بہتان :۔

رضا خانیوں نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر ایک بہتان یہ لگایا کہ:

''سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رات کو قوالی کرتے تھے لہٰذا چکیاں نہیں پیستے تھے''

الجواب :۔

(i) عقل اور رضاخانی شاید متضاد الفاظ ہیں کہ اس جاہل کو اتنی عقل نہیں کہ

''جو شخص اگر رات قوالی کرے تو اس کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ دن کو چکّی نہیں پیستا ہوگا۔''

بلکہ چکیاں تو جیلوں میں دن کو پیسی جاتی ہیں نہ کہ رات کو۔ اب شاید کوئی نیا رضاخانی اصول بن گیا ہے کہ جو رات کو قوالی کرے اس نے چکیاں نہیں پیسی۔ واہ !قربان ایسی رضاخانیت پر۔

(ii) امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کئی بار دین اسلام اور ناموس رسالت کی خاطر جیل میں گئے ہیں اور کئی جیلوں میں سخت مشکلات اور تکالیف بھی برداشت کی ہیں۔ اب یہ ضروری نہیں کہ شاہ جیؒ نے ہر جیل میں چکّی بھی پیسی ہو بلکہ کسی کسی سخت جیل میں چکّی بھی پیسی ہے جیسا کہ سوانح نگاروں نے لکھا ہے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں جس جیل میں حضرت امیر شریعتؒ نے صوفیانہ رنگ میں آکر قوالی کی مجلس کی ہو اس جیل میں چکی بھی ہو۔

اور اگر اس میانوالی کی جیل میں چکی نہ پیسی ہو تو باقی جیلوں میں چکیاں پیسنے کا انکار محض جہالت ہے۔

(iii) امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ چونکہ طریقت میں پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید رہے تھے۔ اس لیے امیر شریعتؒ پر کبھی کبھی تصوفانہ رنگ غالب آتا تھا تو آپ شرائط سماع کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے قوالی کر لیتے تھے۔ جو کہ فریق مخالف کے نزدیک بھی جائز ہے۔

(iv) امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ پر یہ اعتراض غیر مقلدوں کے اعتراض جیسا ہے جو وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر کرتے ہیں کہ:

''امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے 40 سال تک اپنی بیوی کا حق ادا نہیں کیا کیونکہ وہ 40 سال سے عشاء کے وضوء سے فجر کی نماز ادا کرتے تھے'' (غیر مقلدوں کا بہتان)

غیر مقلدوں کا اعتراض جاہلانہ ہے کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ بیوی کا حق صرف رات کو ہی ادا کیا جاسکتا ہے بلکہ دن کو

بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ اگر امام اعظمؒ بیوی کا حق دن کو ادا کرے تو پھر کیا اعتراض ہے؟

اسی طرح رضا خانیوں نے بھی اعتراض کر کے اپنی جہالت کا ثبوت دیا ہے کہ

''جورات کو قوالی کرے وہ چکیاں نہیں پیتا جیسا کہ رضا خانی asaderaza کی وڈیو سے ظاہر ہے''

ہاں ہم یہ بات تسلیم کرتے ہیں بریلوی اعتراض کی جہالت غیر مقلدوں کے اعتراض کی جہالت سے بڑی ہے۔ اور بریلوی غیر مقلدوں سے بڑے جاہل نظر آتے ہیں۔

(v) ''صاحبزادہ گولڑوی صاحب کی سماع (قوالی) کی مجلس ہوتی تھی جس میں ان کا کلام مثنوی کی صورت میں اور غزلیات پڑھی جاتی تھی'' (مہر منیر ماہنامہ مئی 2010، ص18)

اگر شاہ صاحبؒ کی قوالی میں غزل پڑھنے پر اعتراض ہے تو آپ کے بابو جی بھی قوالی میں غزل پڑھاتے تھے۔ فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے کہ کون صحیح ہے اور کون غلط؟

۲۔ امیر شریعت پر دوسرا بہتان:۔

رضا خانی جاہلوں نے امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ پر دوسرا بہتان یہ لگایا کہ:

''شاہ صاحبؒ قوالوں کی دنیا کو عصمت دریدہ قرار دیتے ہیں۔''

الجواب:۔

رضا خانی بہتان اصل میں حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے درج ذیل اشعار سے ماخوذ ہیں۔

یہاں آکر ہزاروں عصمتیں قربان ہوتی ہیں
یہ مکر و زور کی دنیا، یہ قتل و خون کی دنیا
یہ قوالوں کی دنیا اور گراموفون کی دنیا

(سواطع الالہام)

(i) حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اشعار ان کی ایک نظم سے ماخوذ ہیں جو کہ معاشرے کی برائیوں

اور خرابیوں کے متعلق ہے۔

رضا خانی معترض نے اپنی جاہلانہ سوچ سے مکاری اور کردار کنجر ادا کرتے ہوئے قوالوں کی دنیا کو عصمت دریدہ قرار دے کر شاہ صاحبؒ پر بہتان لگا دیا۔ حالانکہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو دنیا کے متعلق عرض کر رہے ہیں کہ

کہیں عصمتیں قربان ہو رہی ہیں

کہیں قتل و خون کی دنیا بنی ہوئی ہیں

کہیں مکر و زور کی دنیا بنی ہوئی ہیں

کہیں قوالوں نے ناجائز شرائط کے ساتھ قوالی کرنے والی دنیا بنا رکھی ہیں

کہیں گراموفون کی دنیا ہے

اب عصمتیں قربان ہونے کا قوالوں کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ شاہ صاحبؒ کی تو پوری نظم دنیا کے متعلق ہے۔ تو شاہ صاحبؒ علیحدہ علیحدہ مصرعے میں نئی بات کر رہے ہیں۔ یہ تو محض رضا خانی جہالت ہے کہ اس نے اشعار میں مبتداء اور خبر مان لیا۔

(ii) حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کا قوالوں کی دنیا پر اعتراض کرنا بالکل ٹھیک ہے اور اس بات کا حضرت شاہ جیؒ کی قوالی کی مجلس سے بھی کوئی تعارض نظر نہیں آئے گا۔ کیونکہ علمائے دیوبند کے نزدیک وہ قوالی جو شرائط سے باہر رہ کر، مزامیر کے ساتھ، عورتوں کے اختلاط، امرد قوال اور شرکیہ اشعار کے ساتھ کی جائے وہ قابل طعن ہے۔ اور شرائط سماع کو ملحوظ خاطر رکھا جائے تو جائز ہے۔

تو شاہ صاحبؒ نے جائز شرائط کے ساتھ قوالی کی نہ کہ ناجائز شرائط کے ساتھ اب بھی اگر کسی کو تعارض نظر آئے تو وہ کوئی ''**کنجر**'' ہی ہو سکتا ہے۔

۳۔ امیر شریعت پر تیسرا بہتان:۔

رضا خانیوں نے تیسرا بہتان حضرت امیر شریعتؒ پر یہ لگایا کہ:

”جس جیل میں امیر شریعت عطاء اللہ جیل میں گھڑے اور تالی کی تال پر گلوکاری کی ریہرسل کرتے تھے تو تب ہمارے بزرگ بھی جیل میں تھے اور انہوں نے تفسیر الحسنات لکھی۔“

الجواب :۔

(i) رضاخانی جاہل کا یہ تاثر دینے کی کوشش کرنا حضرا میر شریعتؒ جیل میں صرف قوالی کرتے تھے اور کوئی دینی کام نہ کرتے تھے محض ایک بہتان ہے حالانکہ

☆ امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے اس میانوالی کی جیل میں تبلیغی مشن کو جاری رکھا ۔

☆ راجہ غلام قادر، اختر علی خان، منشی احمد دین، خواجہ عبدالرحیم عاجز نے قرآن کریم ان ہی دنوں شاہ جیؒ سے پڑھا۔

(حیات امیر شریعت ص76)

☆ سکھر جیل میں شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ قرآن وحدیث کے درس دیا کرتے تھے۔

(حیات امیر شریعت)

☆ ڈم ڈم جیل میں شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار آدھی رات کو سورۃ یوسف کی تلاوت کرتے رہے تھے۔

(حیات امیر شریعت ص372)

درج بالا تبلیغی خدمات ہونے کے باوجود بھی شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ تاثر دینا کہ شاہ جی صرف قوالی کرتے تھے کتنا بڑا دھوکہ اور فریب ہے۔

(ii) غزل گانے کو گلوکاری کہنا شاید یہ بھی ایک رضاخانی اصول بن گیا ہے۔

تو پھر

کیا صاحبزادہ گولڑوی بھی گلوکاری کی ریہرسل کرواتے تھے؟ (ماہنامہ مہر منیر مئی 2010)

۴۔ امیر شریعت پر چوتھا بہتان :۔

رضاخانیوں کی طرف سے امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ پر چوتھا بہتان یہ لگایا گیا کہ:

”بخاری صاحب نے پیر مہر علی شاہ اور غلام فرید کے آستانوں سے خوشہ چینی کی تو کچھ اچھے کام کیے۔ پھر ان کی اولادوں کو گالیاں دیں تو اس کا اثر بھی ظاہر ہوا۔“

الجواب:۔

(i) امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ تاثر دینے کی کوشش کرنا کہ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے بلاوجہ صاحبزادگان پیران پنجاب کو برا بھلا کہا محض بہتان اور الزام ہے۔

امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کو جب پتہ چلا کہ پیران پنجاب نے انگریز گورنر کی خدمت میں سپاسنامہ دیا ہے تو آپؒ بہت غصے ہوئے اور کئی دن پیران پنجاب کے خلاف تقریریں کرتے رہے۔آپ چونکہ انگریز کے سخت دشمن تھے لہٰذا انگریز کی خوشنودی کرنے والے بھی آپ کے دشمن ہو گئے۔

اس سپاسنامہ میں چونکہ صاحبزادہ گولڑوی کے بھی دستخط تھے تو آپ نے گولڑہ شریف سے عقیدت کی آخری رسی بھی توڑ دی۔

صاحبزادہ گولڑوی کے دستخط کی تائید مہر منیر کے درج ذیل حوالہ سے بھی ہو جاتی ہے

”بابو جی فرماتے ہیں کہ مجھے کچھ علم نہ تھا کہ ایسے اجتماعات کے طور طریقے اور آداب کیا ہوتے ہیں۔ایک کاغذ پر سب کے دستخط کرائے گئے ہیں۔(یہ وہ جلسہ تھا جس میں پنجاب کے انگریز گورنر مسٹر ایڈوائر اور لیڈی ایڈوائر کو مہمان خصوصی تھے۔۔۔) میں نے بھی اس خیال سے کہ حاضرین فہرست ہے، دستخط کر دیے۔بعد میں معلوم ہوا کہ وہ دستخط سپاسنامہ کے سلسلہ میں تھے سخت افسوس ہوا مگر اس وقت مجبوری تھی اور کچھ نہ ہو سکتا تھا۔

(مہر منیر ص 287) مطبوعہ گولڑہ شریف

ثابت ہوا کہ انگریز گورنر کو مہمان خصوصی بنا کر اس کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا اور اس میں دستخط صاحبزادہ

گولڑوی کے بھی تھے۔

پیر جماعت علی شاہ صاحب اس سپاسنامے کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

”ڈائر صاحب لفٹنٹ گورنر کو ایک محضر نامہ (سپاسنامہ) پیش کیا گیا۔ اس پر اکثر پیران عظام کے دستخط موجود ہیں۔ (سیرت امیر ملت ص 406)(تذکرہ شۂ جماعت)

اگر شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ پیران پنجاب کے مخالف ہوئے تو کیا برا کیا؟

اگر شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے پیران پنجاب کو سپاسنامہ پہ دستخط کرنے کے وجہ سے برا بھلا کہا تو کیا برا کیا؟؟

اگر اپنے گھر کی خانہ جنگی کی خبر لی ہوتی تو پتہ چلتا کے کون صاحبزادگان پیران پنجاب کو برا بھلا کہہ رہا ہے۔

☆ تمہارے نام نہاد اکڑی ہوئی گردن والے مناظر اشرف سیالوی صاحب نے

”پیر نصر الدین نصیر گولڑوی صاحب کو حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ سے بڑا گستاخ رسول اور بے ادب ثابت کیا ہے۔“ (ازالۃ لریب)

☆ تمہارے رضاخانی مفتی اعظم پاکستان، جانشین بریلوی حکیم الامت مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی نے پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی صاحب کو 'وھابی' ثابت کیا ہے۔ (العطایہ الاحمد یہ فی فتاوی نعیمیہ)

(کیا پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی وہابی ہے ؟)

☆ بریلوی مفتی اعظم پاکستان نے مفتیان گولڑوی شریف کو شیعہ ثابت کیا ہے۔ (العطایہ الاحمد یہ فی فتاوی نعیمیہ)

اب بتائے کہ حضرت گولڑوی کی آل اولاد کی گالیاں دینے والا کون ہے۔۔۔؟؟؟

۵۔ امیر شریعت پر پانچواں بہتان:۔

رضاخانیوں کی طرف سے امیر شریعت پر ایک بہتان یہ لگایا گیا کہ

”امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ بکاؤ مال تھے اور کانگریسی مولوی تھے“

الجواب:۔

رضا خانی جاہل نے امیر شریعت پر بہتان لگا کر دلیل کے طور پر درج ذیل شعر کو پیش کیا کہ:

شاہ جی نے جناح سے کہہ دیا کہ:

میری گھگری نوں گھنگرو لوادے

جے توں میری ٹور ویکھنی

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری)

(i) امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو کانگریس کا مولوی کہنا بھی محض تاریخ سے ناواقفیت اور جہالت ہے۔شاہ صاحبؒ کانگریس میں شامل نہیں رہے۔

(ii) امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ پر بے بنیاد بہتان ہے کہ آپ بکاؤ مال تھے۔ (لعنة الله على الكذابين)

شعر میں شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے ظریف انداز میں مسٹر محمد علی جناح صاحب پر اپنا موقف بیان کیا تھا جس کا مفہوم سمجھنا رضا خانیوں کے لئے مشکل ہے کیونکہ علم سے بریلوی دامن خالی ہے۔

شاہ صاحب کا اشارہ اس طرف تھا کہ آپ مجھے پاکستان کی تھیوری سمجھا دیں پھر میں آپ کے سپاہی کی حیثیت سے ہندو اور انگریز دونوں سے لڑلوں گا۔

ذرا اس شعر کو بھی پڑھو

۱۔ گوری نوونگاں چڑھا دے یار۔

۲۔ میرے بابل دی لاج رکھیں وے رانجھیا۔

جس میں تم نے اللہ اور رسول مراد لیا ہے۔

۲۔ امیر شریعت پر چھٹا بہتان:۔

رضاخانی جاہل حضرت امیرشریعت پر چھٹا اعتراض یہ کرتے ہیں کہ:

''شاہ جیؒ نے خایہ ابلیس استعمال کیا''

الجواب :۔

رضاخانیوں کا یہ اعتراض حضرت امیر شریعت کے کلام سے ماخوذ ہے۔

حضرت غوث ہزارہ کے حکیم حاذق جو کہ بیمار سے کم فیس لیا کرتے ہیں
اب یہ معلوم ہوا کہ بخاروں میں حضور کشتہ خایہ ابلیس دیا کرتے ہیں

(سواطع الالہام)

شاہ صاحبؒ کے یہ اشعار ''کرنج وا'' کے عنوان سے ان کے کلام میں موجود ہیں مگر رضا خانی کا غلط مطلب اخذ کرنا جہالت ہی جہالت ہے۔

(i) مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جب بخار کی دوا دی تو بعد میں بتایا کہ فارسی میں اس کا نام 'خایۂ ابلیس' ہے۔تو جناب والا ! کسی چیز کا نام خایہ ابلیس ہونا اور چیز ہے اور کسی چیز کا بجنسہ خایہ ابلیس ہونا اور چیز ہے۔

امید ہے کہ رضاخانی جاہل کچھ سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

(ii) امیر شریعت پر اعتراض کرنے سے پہلے گھر میں جھانک کے دیکھ لیتے کہ شیطان کا آلہ تناسل کس رضا خانی امام کے منہ میں کثرت سے رہتا تھا

''مولوی احمد رضا خان کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ حقہ پیتا تھا''

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، سیرت اعلیٰ حضرت، عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، سوانح اعلیٰ حضرت)

بریلوی رئیس المناظرین مفتی نظام الدین ملتانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ:

یہ حقہ بڑ بڑ کرتا ہے یہ شیطان کا خایہ ہے

یہ لمبا کانا ایسا ہے جیسا شیطون ذکر چھپایا ہے

(انوار شریعت جلد اوّل ص324) مطبوعہ سنی دارالاشاعت رضویہ ڈجکوٹ فیصل آباد

جوکوئی رضاخانی ہمیں گنتی کر کے بتائے گا ہم اس کو ۱۰۰ روپے انعام دیں گے

۷۔امیر شریعت پر ساتواں بہتان:۔

رضاخانیوں کی طرف سے ساتواں الزام یہ لگایا گیا کہ:

''امیر شریعت پنڈت کرپارام بنے رہے ہیں''

الجواب:۔

ایک بار 1933ء میں امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کا جب کشمیر گھر جانا ہوا تو وہاں کی انگریز حکومت نے آپ کو گرفتار کروانا چاہا اور آپ کے پیچھے مسلح پولیس لگا دی اور تمام پولیس اسٹیشنوں کو حکم دے دیا کہ عطاء اللہ شاہ بخاری کسی صورت میں بھی کشمیر میں داخل نہ ہو سکے۔

تمام ریلوے اسٹیشنوں، لاریوں کے اڈوں اور دوسرے پیدل پہاڑی راستوں پر خفیہ پولیس تعینات کر دی گئی اور اس طرح امیر شریعت کے کھوج میں پوری مشینری حرکت میں آ گئی۔

''انسان اگر اپنے عزم میں مخلص ہو تو آسمانوں کی بلندیاں اس کے قدم چوم لیتی ہیں۔ستارے فرش راہ ہوتے ہیں۔سورج کی کرنیں سے چاند کے ہالے تک لے جاتی ہیں لیکن جو حوصلے کی پستی خلوص کی معراج تک پہنچ کر بھی انسان کو اس کی شکست سے نہیں بچا سکتی۔

تمام آئینی پابندیوں کے باوجود امیر شریعتؒ نے اپنے وعدے پر میر پور پہنچنے کا فیصلہ کر لیا۔پولیس اس یقین پر کہ امیر شریعت اب گھر نہیں آئیں گے۔اس مورچہ سے غافل ہو گئی۔اسی رات بارہ بجے امیر شریعت گھر پہنچے تو معلوم

ہوا کہ میر پور سے کوئی صاحب آپ کو لینے آئے ہوئے ہیں اور اس وقت وہ محلّہ کی مسجد میں سو رہے ہیں۔امیر شریعت نے انہیں بیدار کیا اور صبح چھ بجے کی گاڑی روانگی کا فیصلہ کر کے وہیں سو گئے۔رات چار بجے اسٹیشن کے ایک ویران کونے میں جا پہنچے۔نیز ساتھی سے کہہ دیا کہ تم گاڑی میں میرے ساتھ نہ بیٹھنا۔اگر مجھے آواز دینے کی ضرورت ہو تو شاہ جی کی بجائے 'پنڈت کرپا رام برہمچاری' کہہ کر آواز دینا۔

ہندی میں 'پنڈت' کے معنی اونچی ذات کے ہیں اور مسلمان کے ہاں 'سید' سردار کے معنی میں مستعمل ہے۔

'کرپا' ہندی میں عطا کرنے کو کہتے ہیں۔اور 'رام' اللہ کے ہم معنی استعمال ہوتا ہے ہندی میں 'برہمچاری' مجدد کو کہتے ہیں

امیر شریعت نے بخاری کا وزن برابر رکھنے کے لئے یہ لفظ استعمال کیا۔

اس طرح پنڈت کرپا رام برہمچاری سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ہم معنی بن گیا۔یوں امیر شریعت نے اپنے بلند مقام کی ادائیگی اور پولیس کی گرفت سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے نام کا ہندی ترجمہ کر لیا تا کہ پولیس یا کوئی دوسرا سرکاری آدمی چوکس نہ ہو۔" (حیات امیر شریعت ص154)

شاید عزیمت اور رخصت کی اصطلاح میں ایسے موقعوں کے لیے ہی استعمال کی جاتی ہیں۔

سیاق وسباق کو بیان کرنے کی بجائے دھوکہ آمیز عبارت نقل کرنا رضا خانی اصول بن چکا ہے۔اس کو ایمان فروشی کہنا بھی نری جہالت ہے۔

۸۔ امیر شریعت پر آٹھواں بہتان:۔

رضا خانیوں کی طرف سے آٹھواں بہتان شاہ جیؒ پر یہ لگایا کہ:

'امیر شریعت دوسروں کو چھوٹی سی بات پر مادر خواہر مغلظات دیتے تھے'

الجواب:۔

ہم حضرت شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات سے متفق نہیں۔یہ رضا خانی بہتان ہے کہ حضرت شاہ

صاحب چھوٹی باتوں پر بھی مادر خوار مغلظات نکالتے تھے بلکہ جب لیگی مسلمانوں نے شیخ العرب والعجم سید حسین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی داڑھی پر شراب کی بوتل انڈیلی گئی، ان کی داڑھی کھینچی گئی، سر کی پگڑی اتاری گئی۔ شیخ الاسلام مولانا ابوالکلام آزاد کے سامنے لیگی مسلمانوں نے اپنی شرمگاہوں کا مظاہرہ کیا۔ ان کی بیوی کے جنازہ پڑھنے سے مسلمانوں کو روکا۔ تو آپ نے کہا جو ابوالکلام جیسے عظیم مسلمان کے سامنے ننگا ہوتا ہے جو وقت کا سب سے بڑا عالم ہے۔ وہ اپنے ماں باپ کے سامنے ننگا ہو کر ناچے گا۔ یہ حضرت کی غیرت اور حمیت کا تقاضا تھا جو انہوں نے جلسہ عام میں لیگیوں کو تنبیہ کی تھی۔ تو کیا اعتراض ہوا بھلا؟ مگر تمہارا غلط تاثر دینا تمہارا رضا خانی جہالت اور تعصب کو واضح کرتا ہے۔

☆ رضا خانی جاہل کو چاہیے تھا کہ گھر میں جھانک کے دیکھتا کہ ہمارے آباؤ اجداد نے کیسی کیسی گالیاں نکالی ہیں۔

رضا خانی امام مصطفیٰ رضا خان بریلوی کی گالیاں درج ذیل حوالہ جات سے سنئے

(i) رسیلیا والے کیسے ٹھیک اتر گئے۔ کیا اتنی ضربات عظیم کے بعد بھی نہ سوجھی ہوگی۔ (وقعات السنان ص 51)

(ii) وہ کہتی ہے میں یوں نہیں مانتی میری ٹھہرائی پر اترو (ایضاً ص 52)

(iii) اف ری رسیلیا تیرا بھولا پن خون پوچھتی جا اور کہہ خدا جھوٹ کرے (ایضاً ص 60)

(iv) خصم کے کرّے وار کی گھبراہٹ میں سب کچھ تو ان کہی بول گئی۔ (ایضاً ص 66)

۹۔ امیر شریعت پر نواں بہتان:۔

رضا خانیوں کی طرف سے نواں الزام یہ لگایا گیا کہ:

”حضرت امیر شریعت نے خود پاکستان کو بازاری عورت کہا اور خود اس کو قبول بھی کیا“

(رپورٹ تحقیقاتی عدالتی رپورٹ)

الجواب:۔

یہ تحقیقاتی رپورٹ ہمارے لئے حجت نہیں۔ کیونکہ حکومت مخالف تحریک چلانے کی بناء پر حضرت شاہ جی کو

بدنام کرنے کیلئے اس رپورٹ میں بہت سے من گھڑت الزامات حضرت کی طرف منسوب کئے گئے ہیں تفصیل کیلئے حضرت اسمعیل شجاع آبادی کی کتاب **"سید عطاء اللہ شاہ بخاری"** کا مطالعہ کریں۔ اگر پھر بھی ان کا خبث باطن ختم نہ ہو تو یہ ان کی وراثت ہے۔

یہاں تک تو رضاخانی (Saeedi) صاحب کے اعتراضات اور ان کے جوابات نقل کئے گئے۔ اب آئے ہم آپ کو دکھاتے ہیں کہ آج جس شخصیت پر یہ لوگ اپنے خبث باطن کی وجہ سے تبرا بازی کر رہے ہیں خود ان کے اکابرین کے نزدیک ان کا مقام و مرتبہ کیا تھا۔

امیر شریعت بریلوی بزرگوں کی نظر میں :۔

☆ مرکزی مجلس رضا کے نگران اعلیٰ، مدیر جہان رضا معتبر بریلوی پیرزادہ اقبال فاروقی صاحب حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو **"سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ"** لکھ کر بزرگان بریلوی کی صف میں شامل کر کے ان کو جنتی مان کر **"رحمھم اللہ علیھم اجمعین"** کی دعا کرتا ہے۔
(مجالس علماء۔ مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

☆ رضاخانی استاذ العلماء مفتی فیض احمد ملتانی نے حضرت امیر شریعت کو پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے مریدین اور بعض اصحاب میں شامل کیا ہے (مہر منیر ص288)

☆ سید اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرمانوالے کی سوانح حیات میں لکھا ہے کہ
"حضرت پیر صاحب نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مرحوم کو ٹوپی دی اور ان کو خوشخبری دی کہ آپ کو جیل سے باعزت طور پر بری کر دیا جائے گا۔" (معدن کرم ص17-216)

☆ نبیرہ بریلوی امیر ملت پیر اختر حسین شاہ صاحب جماعتی اپنے والد کی سوانح حیات میں لکھا ہے کہ:
"مجلس احرار اسلام نے پنجاب میں جب اپنی تحریک شروع کی تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ حیدر آباد کن میں تشریف فرما تھے تو آپ نے فوراً 500 روپیہ مجلس احرار اسلام کے لئے ارسال کئے اور یاران طریقت کو اس

تحریک اسلام میں حصہ لینے کا حکم دیا۔

چنانچہ یاران طریقت نے ہر جگہ پوری تندی سے کام شروع کیا۔ اپنی خدمات بھی پیش کیں اور جلسے کے چندے کیے اور وہ رقمیں مجلس احرار کو ارسال کیں۔

یاروں میں بہت لوگ جیل میں گئے، خلفاء میں سے مولوی امام الدین صاحب، پیر ولایت شاہ صاحب، مفتی احمد دین صاحب، ڈاکٹر اللہ دتہ صاحب کنجاہی بذات خود اپنے عقیدت مندوں کے ہمراہ جیل میں گئے۔

ان حضرت نے ہزار رہا روپیہ نقد اور ہزاروں روپیہ کی مالیت کے زیورات مجلس کے فنڈ میں ارسال کئے تھے۔ قید ہوئے تو دوسروں کی طرح ان میں سے کسی نے بھی معافی نہ مانگی (جیسا کہ امیر شریعتؒ کو ایک پرچہ دیا گیا کہ آپ معافی مانگ لیں مگر آپ نے وہ کاغذ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ (حیات امیر شریعت)

یاران طریقت اور خلفاء میں سے سب قید و بند کی پوری مدت گزار کے رہا ہوئے۔ جب حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ حیدر آباد دکن سے واپس آئے تو مجلس احرار کے زعماء اظہار تشکر کے لئے حاضر ہوئے آپ نے پھر اس وقت 500 روپیہ عطیہ مرحمت کیا۔ (سیرت امیر ملت ص 403 - 402)

یاد رہے کہ امیر شریعتؒ ہی مجلس احرار کے امیر تھے۔

☆ بریلوی ماہنامہ ضیائے حرم کے شمس العارفین نمبر میں بریلوی حکیم عطاء محمد صاحب نے لکھا ہے کہ:

"پنجاب میں ڈاکٹر سیف الدین کچلو، مولانا ظفر علی خان، مولانا سید داؤد غزنوی، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور دیگر گرانقدر اور عظیم ہستیاں بھی میدان میں آگئیں۔" (جنوری 1980 ص 229)

☆ رضا خانیوں کے مستند اور چوٹی کے عالم ملک محبوب الرسول قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

چنانچہ 1934 میں برصغیر میں پہلی بار مجلس احرار اسلام نے مرزائی فتنہ کے خلاف آواز اٹھائی جس کی پاداش میں سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو مرزائی رہنما مرزا بشیر الدین محمود اور سر ظفر اللہ کے ایما پر حکومت برطانیہ نے گرفتار کر لیا اور ان پر مقدمہ بھی چلتا رہا۔ (انوار رضا۔ شاہ احمد نورانی نمبر ص 50)

☆ معتبر رضاخانی پیرزادہ اقبال فاروقی صاحب شاہ صاحبؒ کی تعریف میں یوں رطب اللسان ہوتے ہیں کہ:

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری ساری ساری رات تقریر کرتے تو مجمع پر چھائے رہتے وہ اس قدر قادر الکلام تھے کسی کو اکتانے نہ دیتے، ہلنے نہ دیتے، ہنساتے رلاتے اور تڑپاتے۔ خوش آواز تھے، خوش بیان تھے۔

ان کی تربیت یافتہ مقررین اور ان کے حاشیہ نشین خطیبوں میں صاحبزادہ سید فیض الحسن آلومہاروی، چودھری افضل حق، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، شیخ حسام الدین امرتسری، ماسٹر تاج الدین انصاری، مولوی محمد علی جالندھری، مولوی مظہر علی اظہر اور آغا شورش کاشمیری جیسے شعلہ بیان مقرر وقت کے بہترین مقرر مانے جاتے تھے۔ (مجالس علماء ص172)

ایک جگہ یوں شاہ جیؒ کے گن گاتے ہیں کہ:

شاہ صاحب (امیر شریعت) کی قوت بیانیہ کا یہ کمال تھا کہ وہ ساری رات تقریر کرتے مگر کسی کو نہ تھکنے دیتے، نہ جانے دیتے، میں اس تقریر سے بڑا متاثر ہوا۔ (اقبال فاروقی) (ایضاً ص 129)

☆ رضاخانی عالم مولوی حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب حضرت امیر شریعتؒ کو چند شخصیات میں شامل کر کے کہتے ہیں مائیں ایسے سپوت جننے سے بانجھ ہو چکی ہیں، ان کا بدل نہیں مل سکتا۔

(ماہنامہ جہان رضا ص43-44) اکتوبر نومبر 2010

☆ رضاخانی مولوی محمد صدیق ہزاروی صاحب لکھتے ہیں کہ: (احمد سعید کاظمی)

آپ کے درس حدیث میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری بھی آکر بیٹھے، بعض اوقات درس جاری ہوتا وہ آکر پیچھے بیٹھ جاتے۔ علامہ کاظمیؒ نے خود بتایا کہ چونکہ پیچھے طلباء کی جوتیاں ہوتی تھیں اس لیے مجھے ندامت ہوتی اور میں نے کہا کہ آپ سید بھی اور عالم بھی اس لیے آپ زیادتی نہ کریں اور آگے تشریف لائیں۔

آگے لکھتے ہیں کہ

لیکن اس کے باوجود وسعت ظرفی اور ایک دوسرے کی صلاحیت کا اعتراف اور باہمی احترام ہمارے آج

کے سیاسی رہنماؤں اور علمائے کرام کے لئے مشعل راہ ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت جون 2002، مجلّہ نوید سحر دسمبر 2003 ، بحوالہ پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص 54، 55) نیا ایڈیشن

☆ حضرت مولانا الحاج ظہور احمد بگویؒ نے شاہ جی رحمۃ اللہ کی اسیری کا سن کر ارشاد فرمایا کہ:

''اگر علالت طبعی حائل نہ ہوتی تو میں شاہ جی کو ایک دن بھی جیل میں نہ رہنے دیتا'' (تذکار بگویہ ص 436)

یاد رہے کہ بگر شریف کے بزرگ سیال شریف کے مرید اور خلیفہ بھی رہے ہیں (تذکار بگویہ ص 441)

تلک عشرة كاملة

درج ذیل بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ بریلوی علماء نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کو

(i) سید بھی کہا

(ii) مولانا بھی کہا

(iii) رحمۃ اللہ علیہ بھی کہا

(iv) مرحوم بھی کہا

(v) تحریک ختم نبوت کا پہلا مجاہد بھی کہا اور ان کی تعریف بھی کی۔

اور ان کی جماعت کو چندہ بھی دیا اور ٹوپی بھی دی اور دعا سے بھی نوازا۔ سب سے بڑھ کر احمد سعید کاظمی نے تعظیم کی۔

رضاخانی جاہل معترض صاحب !امیر شریعتؒ پر بکواس کرنے سے پہلے ان حضرات کے متعلق فیصلہ کر لینا کیونکہ تمہارے رضاخانی مسلک میں

(i) کسی بدمذہب کو مولانا کہنا کفر ہے (الطاری الداری)

(ii) کسی بدمذہب کو سید کہنا ایمان سے خارج کر دیتا ہے (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں)

(iii) کسی بدمذہب کو مرحوم کہنا کفر ہے (ہمارا اسلام)

(iv) کسی بدمذہب کی تعظیم اس چیز کا انکار کرنا جس کو مصطفیٰ ﷺ لائے (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں)

(v) کسی بدمذہب کو رحمۃ اللہ علیہ کہنا کفر ہے (ہمارا اسلام الطاری الداری)

اب شاہ صاحب کو مسلمان مان لو یا اپنے ان بزرگوں کو کافر مان لو ؟؟؟

کنجر کون ؟؟

ا۔

(i) عرفان شاہ مشہدی نے طاہر القادری کو ''دلاّ'' کہا ہے یہ وہی طاہر القادری ہے جو مناظرہ جھنگ میں اشرف سیالوی کا معاون تھے۔

(ii) حنیف قریشی نے گالی دی کہ تسی اکھیا حنیف قریشی نس گیا۔

باں دے دیا گئے (اندر بازو دینا) (دونوں ویڈیوز ہمارے پاس موجود ہیں)

(iii) اویس رضا قادری نے منرامیر کے ساتھ نعتیں پڑھی جس پر بریلی شریف سے فتوی اس کے خلاف آیا۔

(iv) سیفیہ فرقے کے بانی سیف الرحمٰن کی مجلس میں ہونے والا ڈانس بھی دیکھیں جس کو تمہارے علماء معتبر مان رہے ہیں۔

(v) رضاخانی حکیم صاحب بیان جاری کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''وارث شاہ صاحب حالت جذب وسکر میں ہوتے تو نماز ادانہیں کیا کرتے تھے۔ایک دفعہ انہیں نماز کی امامت کے لئے مجبور کیا گیا تو آپ نے سورۃ فاتحہ کے بعد ٹھمری گانا شروع کردی اس حرکت پر سب مقتدیوں نے نماز توڑ دی۔البتہ امام صاحب جو اس وقت مقتدی تھے نماز نہیں توڑی سلام کے بعد لوگوں کے استفسار پر بتایا کہ میری نماز ہوگئی آپ لوگ اعادہ کرلیں۔ (جہان رضا ص45) اکتوبر نومبر 2010۔

(ا) کیوں جی رضاخانی کیا ارشاد فرمائیں گے کہ نماز میں ٹھمری گانا یہ کونسی سورۃ کی آیات ہیں؟؟

(۲) اور امام صاحب کی نماز کیسے ہوگئی؟؟

(۳) رضاخانی اصول سے کنجر کون نظر آ رہا ہے؟؟

۲۔ ذرا اس حوالہ کو بھی غور سے پڑھئے چودہ طبق نہ روشن ہو جائیں تو کہنا:

(i) ''مجلس فیض میں نقالوں کا تذکرہ ہوا تو حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ (بگوی) نے مولانا محمد ذاکر صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ مولوی صاحب یہاں ایک دفعہ نقال (نٹ) آئے انہوں نے مجرا کیا۔ گانے بجاتے رہے ۔ان میں سے ایک نے کہا کہ میں اپنے مرشد کی تعریف سناؤں؟ دوسروں نے کہا ہاں سنا۔ اس نے یہ شعر سنایا:

مرشد نوی نوادی مرنے مرے تن تے برس رہی

جاگ لگی دودھ جمیا میں کیتا رب سہی

(تذکار بگویہ ص 247)

اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء کے پاس نٹ وغیرہ آتے ہیں اور اپنی باتیں بھی سناتے ہیں تو

(۱) مجرا سننا کیسا ہے؟

(۲) مجرا دیکھنا کیسا ہے؟

(۳) اور دیکھنے والے کون ہیں؟؟؟ ذرا 240 وولٹ کے جھٹکے کھا کے بتانا۔

(ii) ملفوظات شمس الدین سیالوی میں جو پیر صاحب نے اپنے مرید کو کنجر کہا تھا۔

وہ تمہارا رضاخانی اصول کہ پیر ماں کے پیٹ میں نطفہ قرار پاتے ہوئے بھی دیکھتا ہے. پیر گوید ہر چہ گوید کی رو سے سچ ہے

تمہاری رو سے تو پیر صاحب ہر بات کو جانتے ہیں تو لازمی بات وہ اس کو کنجر بھی جانتے ہونگے ۔ سوالیہ نشان لگا کر تم اپنے رضاخانی اصول کو توڑ رہے ہو۔ خود ہی مذہبی خودکشی کر رہے ہو۔

اگر وہ کنجر نہیں ہوگا پیر کے منہ سے نکلنے سے وہ کنجر بن گیا ہوگا۔

(iii) کسی عالم کا داڑھی منڈوانا نہایت ہی برا فعل ہے اب اگر عقل وبصیرت اور مشاہدات سے سوچا جائے تو معلوم ہوگا کہ عالم بننے کی عمر 23 22 سال کی ہوتی ہیں اور تمہارے عبد الستار خان نیازی صاحب چونکہ عالم بھی ہیں۔لہذا اس کی جو تصویر ہے وہ بھی ان ہی دنوں کی ہے جو صاف پتہ دیتی ہے کہ عالم بن کر بعد میں داڑھی منڈوائی ہے۔ ہمارا اعتراض تو درست ہے مگر تمہارا یہ دھوکہ دینا ہے کہ وہ داڑھی آنے سے پہلے کی ہے۔

(iv) مفتی اقتدار احمد خان نعیمی سبع سنابل کی عبارت پر گرفت کرتے ہوئے فتوی دیتا ہے کہ:

میں نے آپ کی بھیجی ہوئی کتاب میں سے جملہ خود پڑھا ہے سخت ترین گستاخی ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں۔ اور اس طرح کے بیہودہ جملے ان کی شان میں بولنے بدتمیزی کی حد ہے۔

(تنقیدات علی مطبوعات ص٦)

آگے لکھتے ہیں:

مجھے حیرانی ہے کہ ان کتابوں والوں کی عقلیں کہاں چلی گئیں ہیں۔ (ایضاً ص ٦)

رضاخانی مفتی اعظم پاکستان کے فتوے کی رو سے رضاخانی معترض اور خلیل خان برکاتی

'گستاخِ رسول، بدتمیز اور عقل سے فارغ' ثابت ہوگئے۔

نبی کی شان میں گستاخی کرنے والے اچھے کردار کے ہو سکتے ہیں یا برے کردار کے ؟؟

(v) مفتی اقتدار احمد خان نعیمی نے مسئلہ سیاہ خضاب پر مولوی شفیع اوکاڑوی کو کن الفاظ سے نوازا تھا ذرا اس کو بھی غیرت کی نگاہوں سے دیکھنا۔ (العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ ،حرمت سیاہ خضاب)

(vi) مقابیس المجالس کے مصنف کا نیم دیوبندی کہہ کر انکار رضاخانیوں کا علمی کمی کا ماتم کر رہا ہے ۔رضاخانیوں کی عادت بن چکی ہیں کہ جس کا جواب دینے سے وہ عاجز آجائے تو پھر بڑی سے بڑی شخصیات کا انکار کر جاتے ہیں مثلاً

(i) روح المعانی جیسی اعلیٰ تفسیر کے مصنف علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کو وہابی بناڈالا ۔(فتاوی صدر الفاضل)

(ii) تفسیر ابن کثیر کے مصنف علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کو وہابی بنادیا۔ (احسن البیان، فیض احمد اویسی)

(iii) بریلوی رئیس المناظرین کو غیر معتبر قرار دے چکے ہیں۔ (مناظرہ جھنگ)

(iv) مفتی محمد اسلم رضوی مہتمم جامعہ رضویہ فیصل آباد کو ماننے سے صاف انکار کردیا (مناظرہ جھنگ)

حالانکہ بریلوی منصفین پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی ، مفتی غلام سرور لاہوری اور سوانح خواجہ غلام فرید لکھنے والے سوانح نگار بریلوی مقابیس المجالس اور مصنف مقابیس المجالس کو 'مستند اور ثقہ' مان کر اس کے حوالے دیتے ہیں۔

جو محض جہالت کی وجہ سے اپنوں کا انکار کرے وہ کون ہوسکتا ہے ؟؟؟

آپ جس حدیث کی طرف اشارہ کررہے ہیں وہ ہمارے علم میں ہے۔مسلم کی وہ حدیث پیش کریں انشاءاللہ پھر ہم آپ کواس کا جواب دیں گے کہ کس طرح آج کا یہ گستاخ حدیث بریلوی اپنی جہالت کی بناء پر حدیث رسول ﷺ سے ''رقص'' کا جائز قرار دے رہاہے۔اور دنیا کو معلوم ہوجائے گا کہ اصل گستاخ کون ہے۔

☆ ہم نے اپنے سابقہ جواب میں کہا تھا کہ اس واقعہ کے نقل کرنے میں غلطی بھی ہوسکتی ہے جس کو آپ کے بڑے بھی تسلیم کرتے ہیں اور حوالہ نصیر الدین سیالوی کی کتاب کا دیا تھا موصوف کہتے ہیں کہ اگر راویوں کا سلسلہ دراز ہوتو اس احتمال کی گنجائش ہے مگر یہاں تو چشم دید گواہ ہیں اور راوی بھی ثقہ تو واقعہ کس طرح مسترد کیا جاسکتا ہے۔

بہتر ہے کہ ہم آپ کی اس بات کا جواب سیالوی صاحب ہی کی زبان میں دے دیں وہ فرماتے ہیں کہ جہاں تک آپ نے راوی کے ثقہ ہونے کی بات کی تو اس کے متعلق سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

اس حدیث کو باوجود راویوں کے ثقہ ہونے کے موضوع قرار دیا گیا تو اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ اس واقعہ کے راوی ثقہ ہوں مگر واقعہ صحیح نہ ہو۔ (عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، حصہ اول، ص392)

تو جناب عین ممکن ہے کہ شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ ''ثقہ'' ہوں مگر واقعہ صحیح نہ ہو۔لھٰذا اذا جاء

الاحتمال بطل الاستدلال (بحوالہ الامن والعلی)۔

☆ ہم نے شمس الدین سیالوی صاحب کے ملفوظات کے حوالے سے یہ بات کہی تھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھ کر مسجد نبوی میں گانا سنا۔ موصوف فرماتے ہیں کہ

"غنا مع الدف سننا کی اجازت تو کئی حدیثوں میں ہے۔۔۔اس لئے قوالی سننا محبوبان حق کیلئے حرام نہیں۔۔۔الخ"

شاباش Saeedi صاحب آپ نے تو ساری بحث ہی ختم کر دی آپ کو اعتراض یہ تھا کہ حضرت شاہ صاحب نے جیل میں قوالی پیش کی ہم نے اس کے حوالے آپ کے گھر سے دکھائے کہ اصل بھانڈ و مراثی کون ہے الحمدللہ آپ نے تسلیم کر لیا کہ قوالی سننا محبوبان حق کا کام ہے۔۔

اب جو کام محبوبان حق کیلئے جائز ہو اس پر اعتراض کر کے ان کو مراثی اور بھانڈ کہنا اوران کیلئے ایک بینڈ گروپ تیار کروانا کیا کسی ایسے ہی "**کنجر**" کا کام نہیں جو محبوبان حق کا دشمن ہو۔۔۔؟؟؟

کیا خوب کہ اپنا پردہ کھولے

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

اسی سے آپ ان رضا خانیوں کا دوغلا پن اور منافقت بھی ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ جب قوالی حضرت شاہ صاحب کی طرف سے ہو تو وہ کنجر پن اور سیکس کلچر ہو جائے اور جب بھانڈ اور مراثی بریلوی سے نکل آئیں تو "**محبوبان حق**" بن جائیں۔۔۔

شرم ۔۔ شرم ۔۔ شرم ۔۔

☆ تفسیر ابن جریر کے حوالے سے آپ نے جو حضرت داود علیہ السلام کے متعلق حوالہ پیش کیا ہے اس میں "حجل" کا لفظ ہے اور اسے ناچنے رقص کرنے سے تعبیر کرنا معاذ اللہ یہ بھی آپ کی جہالت ہے اسلئے کہ حجل کا

معنی ہے خوشی سے کچھ دیر ایک پاؤں پر کھڑا ہونا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خوشی سے کچھ دیر ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر چلنے لگ گئے جسے آج کل ہماری اردو زبان میں ''خوشی سے اچھلنا'' کے لفظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے مگر کہاں کچھ دیر کیلئے ایک پاؤں پر چلنا اور کہاں آج کل کا مروجہ رقص۔۔۔۔؟؟؟؟

اس لفظ سے رقص مراد لینے والوں پر علامہ قرطبی کیا فتوی لگاتے ہیں پڑھو:

والجواب:اما الحجل فهو نوع من المشى يفعل عند الفرج فاين هو الرقص و كذالك زفن الحبشة نوع من المشى يفعل عند اللقاء للحرب. ﴿الجامع لاحكام القرآن للقرطبى ،ج۱۵ ،ص۲۱۵﴾

اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ اصل جاہل اور پھر اس جہالت پر بکواس کرنے والا کون ہے۔۔۔؟؟ وقت کی کمی کی وجہ سے مختصرا جواب دیے جا رہے ہیں۔۔ ورنہ

یار زندہ صحبت باقی